Regd No. L. 5254

242

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱/

۸ ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ ۔ ۱۱ تبوک ۱۳۳۰ ہش ۔ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۱ء ۔ نمبر ۲۱۱

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ ستمبر ۔ (بذریعہ ڈاک) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت پہلے سے اچھی ہے ۔ حضور نے جمعہ خود پڑھایا ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

---

کراچی ۸ ستمبر ۔ (برقیہ) بابو عبد الحمید صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم چوہدری عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت رو بصحت ہے ۔ الحمد للہ ۔ احباب چوہدری صاحب موصوف کی صحت کاملہ کیلئے اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں ۔

---

سیالکوٹ ۱۰ ستمبر (بذریعہ ڈاک) مکرم سید میر حبیب اللہ شاہ صاحب نے اپنے تازہ ترین مکتوب میں اپنی صحت کے متعلق حسب ذیل اطلاع دی ہے ۔ بیماری بہت پیچیدہ ہو گئی ہے ۔ نماز جمع کرکے بستر پر بیٹھ کر ہی پڑھتا ہوں ۔ چلنا پھرنا دشوار ہے ۔ اور یہ نقاہت کی وجہ سے نہیں بلکہ بیماری ہی کے بعض اثرات کی وجہ سے ہے ۔ لہٰذا عید قربان کے بعد میو ہسپتال میں داخل ہونے کا ارادہ ہے ۔ احباب مکرم شاہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص دعاؤں میں یاد رکھیں ۔ (ثاقب زیروی)

### منٹو پارک میں نماز عید

لاہور ۱۰ ستمبر ۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ نماز عید منٹو پارک میں ٹھیک ۸ بجے صبح پڑھی جائے گی ۔ احباب وقت کی پابندی کو ملحوظ رکھیں ۔

### ربوہ میں نماز عید

ربوہ ۱۰ ستمبر ۔ (برقیہ) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے ۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ میں عید ۷½ بجے صبح پڑھائیں گے ۔ گرد و نواح کے احمدی احباب ٹھیک وقت پر نماز عید کے لئے ربوہ پہنچ جائیں

## پاکستان اور کینیڈا کے درمیان فنی امداد کا معاہدہ

کراچی ۱۰ ستمبر ۔ آج یہاں تیسرے پہر پاکستان اور کینیڈا کے درمیان فنی امداد کے ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ۔ اس معاہدہ کے رو سے کینیڈا پاکستان کو ۔ ترقی کے چھ سالہ منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں پہلے سال میں فنی امداد اور ۳ کروڑ کی مالیت کی مشینیں سپلائی کرے گا ۔ پاکستان کی طرف سے اس معاہدہ پر بتحظ نائب وزیر خزانہ مسٹر غیاث الدین پٹھان نے اور کینیڈا کی طرف سے کینیڈا کے ہائی کمشنر نے کئے ۔ یہ امداد کولمبو منصوبہ کے تحت تحفہ کے طور پر دی گئی ہے ۔

## قائد اعظم کا فرمان

"ہمارا مقصد اندرون ملک و بیرون ملک میں امن قائم رکھنا ہے ۔ ہم پُر امن رہنا چاہتے ہیں ۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم اپنے ہمسایوں سے دُور دراز رہنے والے ملکوں سے اور پھر تمام دنیا سے دوستانہ اور مخلصانہ تعلقات قائم رکھیں ۔ کسی کے خلاف ہمارے منصوبے جارحانہ نہیں ۔ ہم اقوام متحدہ کے منشور کے پابند ہیں ۔ اور ہم دنیا میں قیام امن اور خوشحالی کے لئے بطیب خاطر پورا پورا حصہ لیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

آزاد پاکستان میں حضرت قائد اعظم کی پہلی نشریاتی تقریر مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء

### اعلان تعطیل

مورخہ ۱۱ ستمبر اور ۱۲ ستمبر کو قائد اعظم کی وفات اور عید قربان کی وجہ سے پریس بند رہے گا ۔ لہٰذا ۱۲ اور ۱۴ ستمبر کا پرچہ شائع نہ ہو سکے گا ۔ خریداران اور ایجنٹ صاحبان الفضل مطلع رہیں (مینیجر)

## برطانیہ نے ایران کو دی ہوئی تمام اقتصادی مراعات ختم کر دیں ۔

لنڈن ۱۰ ستمبر ۔ آج برطانوی وزارت خارجہ نے ایک خاص اعلان میں بتایا کہ ایران کو آج تک اقتصادی امور میں جو مراعات دی جاتی تھیں وہ آج سے ختم کی جا رہی ہیں

طہران ۱۰ ستمبر ۔ آج یہاں ایران کے نائب وزیر اعظم نے بتایا کہ ڈاکٹر مصدق کے الٹی میٹم کی معینہ میعاد کے اندر اندر اگر برطانیہ نے نئی تجاویز یا بات چیت کے سلسلے میں کوئی قدم نہ اٹھایا تو باقی ماندہ برطانوی کارکنوں کو آبادان سے نکال لینے کے سلسلے میں ایرانی پولیس مناسب انتظامات کرے گی

### ۔ ڈاکٹر گراہم کی خان لیاقت سے آخری ملاقات ۔

کراچی ۱۰ ستمبر آج اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم نے آج وزیر اعظم پاکستان سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی ۔ پاکستان کے وزیر امور کشمیر مسٹر گورمانی بھی اس ملاقات کے وقت موجود تھے ۔ ڈاکٹر گراہم بدھ کو جنیوا کے لئے روانہ ہوں گے ۔

نئی دہلی ۱۰ ستمبر آج ہندوستانی پارلیمنٹ کو ایک سوال کے جواب میں پنڈت نہرو نے بتایا کہ ڈاکٹر گراہم سے حکومت ہندوستان کی بات چیت سلامتی کونسل کی قرارداد پر ہوئی ہی نہیں بلکہ بعض متعلقہ امور کے بارے میں انہیں معلومات بہم پہنچائی گئیں

### ہم دوبارہ گفتگو پر تیار ہیں ۔ لیکن

پیکنگ ۱۰ ستمبر ۔ آج پیکنگ ریڈیو نے کمیونسٹوں کی طرف سے کوریا میں جنگ بند کرنے سے متعلقہ عارضی صلح کی بات چیت کو از سر نو شروع کرنے کے لئے آمادگی کا اظہار نشر کیا اور کہا ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اقوام متحدہ کا وفد سمجھوتوں کے خلاف ورزی چھوڑ دے ۔ اور کمیونسٹوں پر خلاف ورزیوں کے بے بنیاد الزامات لگانا ترک کر دے ۔

ـ بغداد ۱۰ ستمبر ۔ توقع ہے کہ مصر اور عراق کے درمیانی ریڈیو ٹیلیفون کا سلسلہ شروع کرنے کے لئے جلد ہی مذاکرات شروع ہو جائیں گے جنگ فلسطین کے بعد فلسطین سے گزرنے والے ریڈیو ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہونے پر یہ پہلی دفعہ دونوں ملکوں کے درمیان ریڈیو ٹیلیفون کا سلسلہ قائم کیا جا رہا ہے ۔

### جاپان اور چین میں معاہدہ کا امکان

سان فرانسسکو ۱۰ ستمبر ۔ برطانیہ کے وزیر مملکت نے اس امکان کا اظہار کیا ہے کہ جلد ہی جاپان اور چین میں ایک معاہدہ ہو جائے گا ۔ پہلے معاہدہ تجارتی ہو گا ۔ اور اس کے بعد سیاسی ۔ یاد رہے کہ اس صلحنامہ میں بھی جاپان کے لئے اتنی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ کہ اگر وہ چاہے تو چین کے ساتھ علیحدہ تعلقات کا معاہدہ کر سکے ۔

نئی دہلی ۱۰ ستمبر ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان جلد ہی جاپان سے ایک علیحدہ معاہدہ کرے گا

دمشق ۔ ۱۰ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ شام اور اردن کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کے متعلق جلد ہی دونوں حکومتوں میں مذاکرات شروع ہونے والے ہیں ۔

### مصر امریکی امداد رد کر دیگا

قاہرہ ۱۰ ستمبر الاہرام کی رپورٹ کے مطابق صدر ٹرومین کے چوتھے نقطہ کے پروگرام کے مطابق پسماندہ ملکوں کو جو امداد دی جا رہی ہے مصر اس کو رد کرنے کے مسئلے پر غور کر رہا ہے ۔ مصر کے خیال میں امریکہ کا رویہ مصری عوام کی قومی امنگوں کے بارے میں نہایت غیر ہمدردانہ ہے ۔

ـ ہانگ کانگ ۱۰ ستمبر ۔ کینٹن کے کمیونسٹ حلقوں کے مطابق ۲۰۰ روسی ایک بحری اڈہ اور فضائی مستقر کی تعمیر میں امداد دینے کے لئے پہنچ گئے ہیں ۔ یہ قلعہ بندیاں ہانگ کانگ کے ۱۸۰ میل شمال مشرق میں کی جا رہی ہیں ۔ ۴۰۰ روسی کاریگروں کی ایک اور جماعت کینٹن میں موجود ہے ۔

### پاکستان اور عوامی چین میں مستحکم دوستی کی امید

کراچی ۱۰ ستمبر آج پاکستان میں چین کے عوامی جمہوریہ کے سفیر نے گورنر جنرل پاکستان کے حضور اپنے کاغذات تقرر پیش کئے ۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فضیلت مآب گورنر جنرل نے اس امید کا اظہار کیا کہ ان سفارتی تعلقات سے دونوں ملکوں کی دلی دوستی اور پختہ ہو جائے گی ۔ اور دونوں ملک قیام امن عالم کے لئے کام کر سکیں گے ۔ آپ نے چینی سفیر سے کہا کہ وہ آپ کی طرف سے صدر جمہوریہ کو خیر سگالی کا پیغام پہنچا دیں ۔ چینی سفیر نے بھی اپنی تقریر میں اسی قسم کے پُر خلوص جذبات کا اظہار کیا ۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

یاد ایام

## آج سے اُنتیس ۲۹ سال قبل کا ایک خطبہ عید الاضحیٰ

# قربانی کے احکام

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

آج سے ۲۹ سال قبل ۵ اگست ۱۹۲۲ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے عید الاضحیٰ کی تقریب پر مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:۔

تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں آج آپ لوگوں کے سامنے لمبا مضمون بیان کرنے کے لئے کھڑا نہیں ہوا بلکہ مختصراً بعض باتیں بیان کرتا ہوں تاکہ خطبہ عید کی جو غرض ہے وہ پوری ہو۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ آپ عید کے خطبوں میں

### اللہ تعالےٰ کی تسبیح تحمید

بیان فرماتے اور قیامت کے متعلق صحابہؓ کو توجہ دلاتے تھے۔ عید کے خطبوں میں آپؐ کا مضمون زیادہ تر اس بات کے متعلق ہوتا تھا کہ بعث ما بعد الموت کے متعلق توجہ ہو۔ اس میں شبہ نہیں کہ عید کا دن بھی بعث ما بعد الموت کے ساتھ ملتا ہے۔ عید کے دن بہت سے لوگ جمع ہوتے ہیں اور یہ بھی ایک قسم کا حشر ہوتا ہے۔ حشر کے معنے اکٹھا کرنے کے ہیں۔ چنانچہ عید کے دن بھی لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس دن جمع ہونے کے متعلق یہاں تک تاکید ہے کہ حائضہ عورتیں بھی جمع ہوں۔ وہ نماز نہ پڑھیں مگر دوسروں کے ساتھ دعا میں شامل ہوں۔ پس یہ وہ دن ہے کہ اس دن مسلمان خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے سب جمع ہوتے ہیں۔ ایسے اجتماعوں کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے کہ زینت کرنی چاہیئے اور

### خوشبو لگانی چاہیئے

چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جمعہ کے دن عید کے دن حج کے ایام میں احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجمع میں تزئین کرنی چاہیئے۔ اور یہ انسانی فطرت کا خاصہ ہے کہ وہ مجمع میں خوبصورت نظر آئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس حکم میں فطرت انسانی کی ترجمانی فرمائی ہے۔

لوگ میلے میں۔ جلسوں، شادیوں میں کیوں خوشبو لگاتے ہیں اسی لئے کہ وہ اچھے نظر آئیں۔ جب انکی یہ خواہش ہوتی ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کا منشاء یہ ہے کہ اس سے اس طرف توجہ ہو کہ قیامت کے دن جہاں اگلے پچھلے سب جمع ہوں گے خوبصورت نظر آنے کی کس قدر کوشش کی ضرورت ہے۔ آپؐ کا منشاء تھا کہ لوگ اس سفر اور اگلے جہان کے لئے تیاری کریں۔

پھر آپؐ اس عید کے خطبہ میں قربانی کے احکام بیان فرمایا کرتے تھے چنانچہ

### اس عید کے احکام

یہ ہیں کہ ہر ایک خاندان کی طرف سے ایک بکرے کی قربانی ہو سکتی ہے۔ اگر کسی میں وسعت ہو تو ہر ایک شخص بھی کر سکتا ہے ورنہ ایک خاندان کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے۔ یہاں خاندان سے تمام دور و نزدیک کے رشتہ دار نہیں۔ بلکہ خاندان کے معنے ایک شخص کے بیوی بچے ہیں اگر کسی شخص کے لڑکے الگ الگ ہیں اور اپنا علیحدہ کماتے ہیں تو ان پر علیحدہ قربانی فرض ہے۔ اگر بیویاں آسودہ ہوں اور اپنے خاوندوں سے علیحدہ ان کے ذرائع آمد ہوں تو وہ علیحدہ قربانی کر سکتی ہیں۔ ورنہ ایک قربانی کافی ہے۔ بکرے کی قربانی ایک آدمی کیلئے ہے اور گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ ائمہ کا خیال ہے کہ ایک گھر کے لئے ایک حصہ کافی ہے اگر گھر کے سارے آدمی سات حصے ڈالیں تو وہ بھی ہو سکتا ہے ورنہ ایک گھر کی طرف سے ایک حصہ بھی کافی ہے اور اس طرح ہر ایک شخص کی طرف سے آج کے دن قربانی ہو جاتی ہے۔ لیکن کئی لوگ غریب ہوتے ہیں اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ کوئی شخص قربانی سے محروم نہ رہ جائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ غرباء امت کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتے تھے۔ اسی طریق کے مطابق میرا بھی قاعدہ ہے کہ اپنی جماعت کے غرباء کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتا ہوں۔

اس کے بعد یہ بات یاد رکھو کہ ہماری جماعت میں اس بات کی سستی ہے کہ

### نماز عید وقت پر پڑھیں

گو پہلے کے لحاظ سے آج ہم نے جلدی نماز پڑھی ہے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ عید اس وقت پڑھی جاتی تھی جبکہ آفتاب ایک نیزہ کی بلندی پر ہوتا تھا اور رمضان کے بعد کی عید اس وقت پڑھی جاتی تھی جبکہ آفتاب دو نیزے کی بلندی پر آ جاتا تھا۔ لیکن ہم نے آج جس وقت عید کا خطبہ شروع کیا ہے چار نیزے کے برابر سورج بلند ہو چکا تھا۔ حالانکہ ابھی ہم نے جلدی کی تھی۔

اصل بات یہ ہے کہ بعض غلطیاں غلط فہمیوں کا باعث ہو جاتی ہیں۔ ایک دعوت میں میں نے ایک شخص کو بائیں ہاتھ سے پانی پینے سے روکا تو اس نے کہا کہ حضرت صاحبؑ بھی بائیں ہاتھ سے پانی پیا کرتے تھے۔ حالانکہ حضرت صاحبؑ کے ایسا کرنے کی ایک وجہ تھی اور وہ یہ کہ آپؑ بچپن میں گر گئے تھے جس سے ہاتھ میں چوٹ آئی اور ہاتھ اتنا کمزور ہو گیا تھا کہ اس سے گلاس تو اٹھا سکتے تھے مگر مُنہ تک نہ لے جا سکتے تھے۔ مگر سنت کی پابندی کے لئے آپؑ گو بائیں ہاتھ سے گلاس اٹھاتے تھے مگر نیچے دائیں ہاتھ کا سہارا بھی دے لیا کرتے تھے اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں عید کی نماز کے لئے دیر ہو جایا کرتی تھی۔ اور اس میں ایک حکمت تھی اور وہ یہ کہ باہر کی جماعتیں تھوڑی تھیں۔ احباب بیرونجات سے یہیں آتے تھے۔ اس لئے ریل کے وقت کا انتظار کرنا پڑتا تھا۔ کیونکہ ریل تو کسی کے اختیار میں نہیں تھی اور نو یا ساڑھے نو بجے بٹالہ میں ریل سے اتر کر یہاں پہنچ جاتے تھے۔ اور اس صورت میں انتظار جائز ہے۔ اور اگر ضرورت ہو تو زوال تک بھی انتظار ہو سکتا ہے۔ لیکن اب یہ حالت نہیں۔ ہر جگہ ہماری جماعتیں کافی تعداد میں ہو گئی ہیں۔ اس طرح انتظار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اب اگر ہوگا تو محض سستی سے ایسا کیا جائے گا چونکہ احیاء سنت ہمارا فرض ہے اس لئے عید کی نمازیں بمطابق سنت ہونی چاہئیں اور اس عید میں جلدی کی اس لئے بھی ضرورت ہے کہ لوگوں نے قربانی کرنی ہوتی ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ قربانی کے گوشت سے کھانا کھاتے تھے۔ اب اگر اس وقت نماز پڑھی جائے گی تو قربانی کا گوشت کھانے کے وقت تک تیار نہیں ہو سکتا۔ قربانی کے جانور کے لئے یہ شرط ہے کہ بکرے وغیرہ دو سال کے ہوں۔ دنبہ اس سے چھوٹا بھی قربانی میں دیا جا سکتا ہے۔

### قربانی کے جانور میں نقص

نہیں ہونا چاہیئے۔ لنگڑا نہ ہو۔ بیمار نہ ہو سینگ ٹوٹا نہ ہو۔ یعنی سینگ بالکل ہی نہ ٹوٹ گیا ہو۔ اگر خول اوپر سے اتر گیا ہو اور اس کا مغز سلامت ہو تو وہ ہو سکتا ہے کان کٹا نہ ہو۔ لیکن اگر کان زیادہ کٹا ہوا نہ ہو تو جائز ہے۔

قربانی آج اور کل اور پرسوں کے دن ہو سکتی ہے لیکن اگر سفر ہو یا کوئی اور مشکل ہو تو حضرت صاحبؑ کا بھی اور بعض بزرگوں کا بھی خیال ہے کہ اس سارے مہینہ میں قربانی ہو سکتی ہے۔

اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ ان دنوں میں تیسرے دن تک

### تکبیر تحمید

کیا کرتے تھے۔ اور اس کے مختلف کلمات ہیں۔ اصل غرض تکبیر و تحمید ہے۔ خواہ کسی طرح ہو۔ اور اس کے متعلق دستور تھا کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسری سے ملتی تھیں تو تکبیر کہتی تھیں مسلمان جب ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے۔ اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے، کام میں لگتے تو تکبیر کہتے۔ لیکن ہمارے ملک میں جو یہ رائج ہے کہ محض نماز کے بعد کہتے ہیں۔ اس خاص صورت میں کوئی ثابت نہیں۔ اور یہ غلط طریق رائج ہو گیا ہے۔ باقی یہ کہ تکبیر کس طرح ہو۔ یہ بات انسان کی اپنی حالت پر منحصر ہے۔ جس کا دل زور سے تکبیر کہنے کو چاہے وہ زور سے کہے۔ جس کا آہستہ وہ آہستہ مگر آواز نکلنی چاہیئے۔

### قربانیوں کے گوشت

کے متعلق یہ حکم ہے کہ یہ صدقہ نہیں ہوتا۔ چاہیئے کہ خود کھائیں دوستوں کو دیں۔ چاہے سکھا بھی لیں امیر غریبوں کو دیں۔ غریب امیروں کو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ لیکن محض امیروں کو دینا اسلام کو قطع کرنا ہے۔ اور محض غریبوں کو دینا اور امیروں کو نہ دینا اسلام میں درست نہیں۔ امیروں کے غریبوں اور غریبوں کے امیروں کو دینے سے محبت بڑھتی ہے۔ اور مذہب کی غرض جو محبت پھیلانا ہے پوری ہوتی ہے۔ پس چاہیئے کہ امیر غریبوں کو دیں۔ اور غریب امیروں کو تاکہ محبت بڑھے۔ پس یہی چند نصائح ہیں جو میں کرنی چاہتا ہوں۔

(الفضل ۱۷ اگست ۱۹۲۲ء)

---

## مغربی پنجاب میں صوبائی نظام کے متعلق اعلان

الفضل ۵ ستمبر ۱۹۵۱ء میں صوبہ پنجاب کے صوبائی امیر کے انتخاب کے متعلق ایک اعلان شائع ہو چکا ہے۔ جس میں ضلع وار امراء کو اپنے ساتھ دو دو سیکرٹری لانے کی ہدایت کی گئی ہے لیکن چونکہ مغربی پنجاب میں اکثر اضلاع میں ضلعوار عہدہ داران کا انتخاب نہیں ہوا۔ اس لئے امراء کو اس امر کی اجازت ہے کہ وہ اس موقعہ پر شہر یا اپنے ضلع کی کسی جماعت کے دو سیکرٹری اپنے ہمراہ لے آویں۔ لیکن جس ضلع میں ضلعوار عہدہ داران منتخب ہو چکے ہیں۔ وہ ضلع کے سیکرٹری لائیں۔

ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

---

روزنامہ "الفضل" لاہور
مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۱ء

# گندے ہتھیار

"کوثر" نے اپنی ۹ ستمبر کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر ایک تبصرہ یا جائزہ بدیں الفاظ شائع کیا ہے:۔

"جب ہندو اور مسلمان پورے ہندوستان میں یکجا رہتے تھے تو وہ ایک دوسرے کی نیکیوں اور خوبیوں کو تو حاصل کرنے کی کبھی کوشش نہیں کرتے تھے البتہ ایک دوسرے کی برائیوں کو اخذ کرنے اور ان کی نقل اتارنے میں ضرور کامیاب رہتے تھے۔ مثلاً مسلمانوں میں جھوٹ بولنا عیب سمجھا جاتا تھا۔ مگر جھوٹی شیخی کا عام رواج تھا۔ ہندوؤں میں تجارتی سمجھ بوجھ زیادہ تھی۔ اور وہ زبان کے نرم اور باتوں کے میٹھے ہوتے تھے۔ مسلمانوں نے جھوٹ بولنا اختیار کر لیا۔ اور ہندوؤں نے ہیکڑی پن۔

صحافت ادب اور شاعری میں مسلمانوں کا دستور تھا۔ کہ وہ نظموں اور شاعرانہ نکتہ وریوں سے اپنا دل بہلا لیتے تھے۔ اور ہندو جھوٹے پراپگنڈے اور تازہ بتازہ اور نو بنو بہتان تراشیوں کے ذریعہ اپنا سیاسی کام چلاتے تھے۔ جب قومی دنگل میں دونوں اترے۔ تو مسلمانوں کی صحافت نے ہندوؤں سے گپ زنی سیکھی۔ اور ہندوؤں نے قافیہ پیمائی۔

تقسیم ہند کے بعد دونوں قومیں گو الگ الگ ہو گئی ہیں۔ مگر ایک دوسرے کی برائیاں اپنے ہمراہ لے گئی ہیں۔ چنانچہ اب نسبت روڈ اور میکلوڈ روڈ یا موری دروازہ اور دہلی دروازے میں بیٹھ کر ایک دوسرے پر پھبتیاں کسنے گپیں ہانکنے اور جھوٹ بولنے کی بجائے ہمارے اخبار واہگہ کے اس پار اور اس پار بیٹھ کر دل کی بھڑاس نکالتے ہیں۔

دونوں ملکوں کے اخباروں میں نظموں اور فکاہی مضمونوں کے ذریعے محاذِ جنگ قائم ہے۔ اور چٹکلوں۔ قافیوں اور پھبتیوں کے زور سے ایک دوسری قوم کو فنا کرنے کے دعوے کئے جا رہے ہیں۔ حالانکہ ان کا نتیجہ اپنا دل خوش کر لینے کے سوا اور کچھ نہیں۔ کاش کوئی شخص ان کو بتا سکتا۔ کہ اپنے ملک کا دفاع اور اپنے وطن کی خدمت ان گندے ہتھیاروں کے استعمال کئے بغیر بھی ہو سکتی ہے بلکہ بہتر طور پر ہو سکتی ہے کیونکہ شریف آدمی جنگ میں بھی ایسا رویہ اختیار کرتا ہے۔ کہ اس کو صلح کی میز پر اپنے الفاظ اور طریق پر شرمندہ نہ ہونا پڑے۔"

(کوثر ۹ ستمبر ۱۹۵۱ء)

جہاں تک اس تبصرہ کے نفس مضمون کا تعلق ہے بیشک درست ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ دونوں طرف نہایت ادنیٰ قسم کی شیخیاں ماری جا رہی ہیں۔ نہ تو سیاسی تدبر کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ ہے اور نہ اخلاق کے ساتھ۔ دونوں طرف کے لکھنے والے صرف اس نقطۂ نظر سے لکھتے چلے جاتے ہیں کہ مقابل سرحد پار کے اخبار نویسوں کو زیادہ سے زیادہ کس طرح چڑایا جا سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اخبارات جن کا اثر دلوں پر آج کل کافی ہوتا ہے۔ ایسی شیخیاں پڑھ پڑھ کر دونوں طرف کے عوام اخلاقی پستی کی گہرائیوں میں بتدریج اترتے جائیں گے۔ اور ان کی ذہنیت جو پہلے ہی ان اخبارات کی طفیل بہت پست ہے اور بھی پست ہوتی چلی جائے گی۔ اور آزادی حاصل کرکے بجائے اس کے کہ یہ لوگ اخلاق و دیانت وغیرہ خوبیوں کو اپنے کیریکٹر میں سموتے اور کم سے کم دنیا کی اقوام کے روبرو سرخروئی حاصل کرتے خود بھی تباہ ہو رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی قومی کیریکٹر پر سیاہی کے دھبہ کو وسیع سے وسیع تر کرتے جا رہے ہیں۔

"کوثر" کا جو مودودی صاحب کا ترجمان ہے اس طرف خیال جانا قابل تعریف ہے۔ مگر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ خود مودودی صاحب کے ترجمانوں کی حالت اس امر میں دوسرے اخبارات سے کچھ بہتر نہیں ہے۔

آجکل تو شاید "کوثر" کچھ اصلاح کی طرف مائل ہے۔ مگر اس کے پچھلے فائل اٹھا کر دیکھئے تو آپ کو مخالفین کے خلاف نہایت ہی بازاری قسم کے تمسخر اور استہزاء سے مملو فقرے۔ نوٹ اور کالم ملیں گے۔

ابھی چند دن ہوئے۔ چودھری ظفر اللہ خاں کے ایک بیان کے متعلق جب بعض اخبارات نے غلط فہمی پھیلانے کی کوشش کی۔ تو "کوثر" نے محض اس خیال سے کہ چودھری ظفر اللہ خاں احمدی ہیں۔ اس غلط فہمی پر بلا تحقیقات اور بلا اصل بیان پر غور کرنے کے حاشیہ آرائی کی۔ اور چودھری صاحب پر طول بیانی اور خدا جانے کیا کیا الزامات تراش ڈالے۔ آخر یہ اسی قسم کی صحافتی پست مذاقی جس کا کوثر شکوہ سنج ہے نہیں تو اور کیا ہے۔ ایسی سینکڑوں باتیں "کوثر" کے فائل میں آپ کو نظر آئیں گی۔ اور آپ حیران ہوں گے۔ کہ

دیگراں را نصیحت اور خود میاں فضیحت

کی ضرب المثل اس کے لئے کتنی موزوں ہے۔

گذشتہ انتخابات کے دنوں میں تو "کوثر" نے جگت بازی میں حد ہی کر دی تھی۔ "کنگی" بچہ جمورے" کی تمثیل چٹخارے لے لے کر بیان ہو رہی ہے۔ تو کہیں اور اسی قسم کی پھبتی کسی جا رہی ہے۔ احمدیت۔ الفضل اور مدیر الفضل کا نام سنتے ہی مدیر "کوثر" کی رگِ سخرہ اتنی متزلزل ہو جاتی ہے۔ کہ آپ کے دل و دماغ تک کو بالکل ماؤف کرکے رکھ دیتی ہے۔ اور یہ عالم ہو جاتا ہے کہ ؎

...... جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

جب مودودی صاحب کا سرکاری آرگن روزنامہ تسنیم جو مدیر "کوثر" ہی کی زیر ادارت نکلتا تھا زندہ تھا تو "تکلف برطرف" کا کالم اس قسم کی واہیات سخرہ طرازی اور شیخی نویسی کے لئے وقف تھا۔ جس قسم کی باتوں پر آج یہ ناصحانہ تبصرہ فرمایا جا رہا ہے۔ پھر اوکاڑہ میں ایک احمدی کے قتل کے متعلق تسنیم نے پہلے تو بالکل احراری خود ساختہ (Version) کے مطابق خبر شائع کی۔ بعد میں اپنے لائل پوری نامہ نگار کی تردید شائع کی۔ اور جب ہم نے الفضل میں دونوں خبروں کو ایک ساتھ شائع کرکے تنقید کی۔ اور احراری دوستوں نے باز پرس کی۔ تو تسنیم نے آخری صفحہ پر ایک نوٹ چوکھٹے میں گول مول لفظوں میں نمایاں طور سے شائع کرکے ہمیں دھمکی تک دے ڈالی۔

ہم کوثر سے صرف اتنا پوچھتے ہیں۔ کہ کیا آپ کے منہ سے ایسی ناصحانہ گفتگو زیب دیتی ہے۔

منہ سے ترے آتی ہے بو
اور ناصحانہ گفتگو

---

## ۱۶ ستمبر (بروز اتوار) "یوم التبلیغ"

امسال دوسرا یوم التبلیغ منائے جانے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ماتحت ۱۶ ستمبر ۱۹۵۱ء اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ پاکستان میں رہنے والے تمام احمدی احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے یہ سارا دن تبلیغ میں صرف کریں۔ اس روز ایسی تنظیم کی جائے۔ کہ انصار اور خدام میں سے ہر فرد کے لئے فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے لئے مناسب پروگرام مقرر ہو۔ تبلیغ کے لئے ساری جماعت کو چھوٹے چھوٹے وفود میں منظم کیا جائے۔ اور ہر وفد کے لئے ارد گرد کے دیہات میں یا محلوں میں حلقہ مقرر کرکے اپنی حسب دستور بھیجا جائے۔ اس وقت حالات حاضرہ کے ماتحت ضرورت یہ ہے۔ کہ برادرانِ اسلام میں جہاد کی صحیح روح پیدا کی جائے۔ ہماری تبلیغ کا تعلق چند مسائل ہی سے نہیں۔ بلکہ اسلام کے سارے عقائد و احکام سے ہے۔ جن کی طرف سے مسلمان غافل ہیں۔ نمازوں کو سمجھ کر اور پابندی کے ساتھ ادا کرنا۔ بد عادات اور رسوم کو ترک کرنا فضول خرچی سے اجتناب اور قومی ضرورتوں میں کھلے ہاتھ خرچ کرنا اس قسم کے امور میں اصلاح ہماری تبلیغ کا مقصود ہونا چاہیئے۔ اور اس طرح سے جو غلط فہمیاں ہمارے خلاف پیدا کی گئی ہیں۔ ان کا ازالہ بھی کیا جائے۔ اور مناسب لٹریچر بھی تقسیم کیا جائے۔ اس غرض کے لئے صیغہ نشر و اشاعت سے اشتہارات اور پمفلٹ منگوائے جائیں۔ وفود کو یہ ہدایت کر دی جائے۔ کہ تبلیغ کے دوران میں اگر کوئی صعوبت پیش آئے۔ تو اسے بطیب خاطر برداشت کریں۔ پروگرام سے فراغت کے بعد جلسہ کیا جائے۔ جن میں وفود کی رپورٹیں سنی جائیں۔ اور ایک ہفتہ کے اندر اندر کارگزاری کی رپورٹ دفتر دعوت و تبلیغ کو بھجوا دی جائے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

---

## طالبات جامعہ نصرت ربوہ کے لئے اعلان

جامعہ نصرت ربوہ گرمیوں کی تعطیلات کے بعد انشاء اللہ ۲۲ ستمبر کو کھلے گا۔ بورڈنگ کی طالبات کو چاہیئے۔ کہ اکیس تاریخ کو ربوہ پہنچ جائیں۔ نیز الیف۔ اے (فسٹ ایر) میں داخلہ بھی ۲۲ ستمبر سے دوبارہ شروع ہوگا۔ جو دس دن تک جاری رہے گا۔ جو طالبات داخل ہونا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ ۲۲ ستمبر نو بجے کالج کے دفتر میں پہنچ جائیں۔ فارم داخلہ اور پراسپکٹس پرنسپل کو کہہ کر منگوائے جا سکتے ہیں۔

(خاکسار مریم صدیقہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)

---

## شہر سیالکوٹ میں نماز عید الاضحیٰ

نماز عید الاضحیٰ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۵۱ء بروز جمعرات بوقت ۸ بجے صبح مسجد کبوتراں والی میں قاضی ملی محمد صاحب پڑھائیں گے۔ احباب وقت پر مسجد میں پہنچ جائیں۔ (نذیر احمد باجوہ جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ)

---

**ضروری اعلان** ابتدائی زمانہ خلافت ثانیہ میں اسلامی نماز باتصویر اردو اور انگریزی زبان میں شائع کی گئی تھی۔ اسکی ایک ایک کاپی کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس انگریزی یا اردو کی کوئی کاپی ہو تو دفتر تالیف و تصنیف کو بھیجکر مشکور فرمادیں۔ اسکی نئی طباعت کے لئے اشد ضرورت ہے۔

(انچارج تالیف و تصنیف)

# الدنیا سجن للمؤمن وجنۃ للکافر

(از مکرم قاضی محمد بشیر صاحب کوروالی)

(۲)

(۴)

ایک مقید انسان کبھی بھی قید خانہ سے محبت پیدا نہیں کرتا۔ اسے اس سے کوئی لگاؤ اور مناسبت نہیں ہوتی۔ وہ ایک مجبوری اور حکم کے ماتحت اپنے دن قید خانہ میں گذار دیتا ہے مگر قید خانہ اس کے لئے کوئی بھی توجہ جاذبیت پیدا نہیں کر سکتا۔ قید خانہ کو لاکھ سامانِ آرائش سے مزین کر دو مگر کبھی بھی مقید کیلئے جاذبِ نظر نہیں ہوتا اس کا دل نہ قید خانہ سے لگتا ہے اور نہ قید خانہ کے ساز و سامان سے۔

اسی طرح مومنین کی دنیاوی زندگی ہونی چاہیئے کہ ان کے دل میں دنیا کے لئے کوئی محبت پیدا نہ ہو۔ ان کے لئے اس میں کوئی جاذبیت نہ ہو۔ وہ دنیا کے پیچھے نہ بھاگیں۔ ان کی تمام تر کوششیں اور جد و جہد دنیا تک ہی محدود نہ ہوں وہ دنیا کے لئے ماہیٔ بے آب کی طرح نہ تڑپیں وہ دنیا سے پیار نہ کریں۔ اگر انہیں پیار ہو تو صرف اللہ تعالے سے دنیا کے سامان تزئین اور اموال اور اولاد ان کے لئے دنیا سے چمٹنے کا موجب نہ ہوں بلکہ دنیا میں وہ ایک مقید انسان کی طرح رہیں کہ نہ دنیا سے پیار ہو اور نہ سامان دنیا سے۔ مومن دنیا کا کیڑا نہ بنے بلکہ دنیا کو کیڑا خیال کرے۔ وہ دنیا کی تابعداری نہ کرے بلکہ اپنے خدا کی۔ اسے دنیا سے پیار نہ ہو بلکہ صرف اور صرف خدا تعالے سے۔

(۱) ذالکم اللہ ربکم فاعبدوہ (یونس ع)

کہ مومن کے لئے صرف اللہ تعالے کی عبادت کرنا ہے اور اسی سے اس کا پیار ہو نہ کہ دنیا سے۔

(۲) یا ایہا الذین آمنوا ۔۔۔ واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنۃ (انفال ع ۳)

کہ مومنوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا کا مال و دولت اور ساز و سامان اور اولاد فتنہ ہے۔ دنیا میں اولاد اور مال و دولت سے پیار رہی دنیا سے پیار ہے۔ اللہ تعالے کی محبت کے مقابلہ میں ان سے محبت ناجائز ہے۔ اس میں اللہ تعالے نے صریح حکم دیا ہے کہ قدم پھونک پھونک کر رکھو۔ ہر قدم پر خار مغیلاں ہے۔ اور یہی مومن کی علامت ہے۔

(۳) قل ان کان آباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسٰکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ (توبہ ع ۳)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے اور اس کے رسول سے محبت کے مقابلہ میں باپوں اور بیٹوں اور بھائیوں اور بیویوں قبیلہ والوں اور مالوں اور تجارت اور عمارتوں سے تمہیں زیادہ پیار ہے تو پھر تمہارے لئے باعث خطرہ ہے۔ غور کریں دنیا کی یہی تو چیزیں ہیں جن سے پیار ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالے ایک مومن سے یہی مطالبہ کرتا ہے کہ اللہ تعالے اور اس کے رسول سے زیادہ پیار کرو۔ اور وہ دنیا کے ان علائق میں زیادہ نہ پھنسے۔

اسی طرح قرآن مجید پکار پکار کر مومن کو تلقین کرتا ہے کہ دنیا اور دنیا کے ساز و سامان اور اولاد سے حقیقی دل نہ لگانا اور ان سے محبت نہ کرنا۔ یہی وہ تعلیم ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کی زندگی کو "سجن" سے تشبیہ دے کر دی۔ کہ قید خانہ سے مقید انسان محبت پیدا نہیں کرتا۔ اسی طرح مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ دنیا اور دنیا کے سامانوں سے محبت پیدا نہ کرے۔

(۵)

مقید انسان قید کی زندگی میں راحت و آرام سے محروم ہو جاتا ہے اس کو کوفت اور تکلیف سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اسے جسمانی تکالیف بھی پہنچتی ہیں اور ذہنی کوفت بھی ہوتی ہے۔ بعض اوقات قیدی پر اس قدر سختی ہوتی ہے کہ وہ پکار اٹھتا ہے کہ کب وہ اس قید خانہ سے نجات پائے گا۔ لیکن ضروری ہوتا ہے کہ رہائی سے قبل وہ مقید انسان ان تکالیف سے دوچار ہو۔ ضروری ہوتا ہے کہ وہ سختیاں اور مصائب سہے جن پر عبور پا لینے کے بعد اور ان کو برداشت کر لینے کے بعد اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور وہ رہائی پاتا ہے بسا اوقات اسے زد و کوب کیا جاتا ہے۔ تکالیف کے پہاڑ اس پر ٹوٹتے ہیں اور اس وقت وہ پکار پکار کر کسی رحم کرنے والے وجود کی مدد چاہتا ہے۔ جو شفقت اور محبت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھے جو اس کو دکھ اور درد کا مداوا کر سکے جو اس کے رستے ہوئے زخموں پہ مرہم رکھ سکے۔

بالکل اسی طرح مومن کی زندگی کو "سجن" سے مشابہت دے کر مومن کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا۔ انہی جماعتوں کے ان مصائب کا اظہار کر دیا جو انہیں پیش آتے ہیں۔ مومنوں کو بتا دیا گیا کہ اے مومنو! مصائب تم پر آئیں گے اور بے پناہ۔ تکلیفیں آئیں گی اور بے حد۔ تم پر ظلم توڑے جائیں گے اور بے شمار۔ تم زد و کوب سے بھی بچ نہ سکو گے۔ تمہیں گالیاں بھی ملیں گی۔ تم سے آرام چھن جائے گا۔ تم پر چین اور سکھ حرام کیا جائیگا۔ جس طرح حکام جیل ایک قیدی کی زندگی کیلئے مسلسل مصیبت بن جاتے ہیں اسی طرح دنیا کے لوگ مومنوں پہ آرام حرام کر دیتے ہیں اور کریں گے۔ مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں گے حتیٰ کہ مومن پکار اٹھیں گے

متیٰ نصر اللہ (سورہ بقرہ ع ۲۶)

کہ اے ہمارے رب ہم مصائب میں گھر گئے۔ حوادث کے تھپیڑے متواتر ہماری زندگیوں کو ہلا دیتے ہیں مصائب و آفات کی آگ منہ کھولے ہوئے اژدہا کی مانند ہمیں نگل جانے کو ہے۔ زمین باوجود فراخی کے ہم پہ تنگ ہو گئی ہے اور ہم تیری شفقت بھری نظروں کے ملتجی ہیں پس تیری نصرت کب آئے گی تب اللہ تعالے فرمائے گا۔

الا ان نصر اللہ قریب (بقرہ ع ۲۶)

کہ اے مومن بندو گھبراؤ مت خدا تعالے کی مدد قریب ہے۔

اللہ تعالے نے اس مضمون کو مختلف طور پہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالے مومنوں کو ضرور آزمائے گا۔ انہیں تکالیف پہنچیں گی۔ کبھی خوف سے اور کبھی مالوں کی کمی سے اور کبھی باغات کے نقصان سے۔ حتیٰ کہ مومن طرح طرح سے آزمائے جائیں گے اور ان ابتلاؤں اور آزمائشوں سے متواتر مومن گذرتے چلے جائیں گے۔ ناممکن ہے کہ مومن دعوٰی ایمان بھی کرے اور اللہ تعالے کی طرف سے اس پہ آزمائشوں کے دروازے نہ کھولے جائیں۔

چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے:۔

(۱) ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات (سورہ بقرہ ع)

اللہ تعالے مومنوں کو کبھی خوف سے آزمائیگا اور کبھی ان پہ بھوک وارد کرے گا۔ اور کبھی ان کو مال کی کمی سے آزمائیگا اور کبھی ان کے نفوس کی کمی سے اور کبھی ثمرات کی کمی سے۔

(۲) ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم الباساء والضراء وزلزلوا (سورہ بقرہ ع ۲۶)

کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل کر دیئے جاؤ گے اور تم پہ پہلوں کی طرح حالت نہیں گذرے گی [illegible]

اور مصائب پہنچے۔ حتیٰ کہ ان کی زندگیوں میں ایک زلزلہ آگیا۔

(۳) احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون (عنکبوت ع ۱)

کیا لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ وہ چھوڑ دیئے جائیں گے یہی کہنے پہ کہ ہم ایمان لائے۔ اور آزمائش میں نہیں ڈالے جائیں گے۔ پس مومن کے لئے دنیا کو "سجن" کی زندگی سے تشبیہ دے کر بیان فرمایا کہ مومن کی دنیاوی زندگی ایک تکلیف اور دکھ کی زندگی ہوتی ہے۔ کچھ تکلیفیں تو اسے لوگوں کی طرف سے آتی ہیں اور کچھ تکالیف وہ خود اپنے پہ وارد کر لیتا ہے حتیٰ کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ "سجن" سے بھی آگے مومن کی دنیاوی زندگی دوزخ کے مترادف ہوتی ہے اور دوزخ کیا ہے؟ انتہائی تکالیف اور مصائب کی آماجگاہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے یہ بیان فرماتے ہوئے کہ مومن کی یہ دنیاوی زندگی ایک طرح کی دوزخ کی زندگی ہوتی ہے بیان فرماتے ہیں:۔

"دوسرے معنے اس آیت کے یہ ہو سکتے ہیں کہ جنت کے لئے بھی دوزخ میں سے ہو کر رستہ جاتا ہے۔ اس دوزخ سے مراد خدا تعالے کی ناراضگی کی دوزخ نہیں بلکہ محض تکالیف مراد ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دوزخ دو قسم کی ہوتی ہے ایک خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی دوزخ دوسرے وہ دوزخ جو انسان خود اپنے نفس کو کچلنے کے لئے دنیا میں تیار کرتا ہے یعنی ایک دوزخ انسان خود بناتا ہے اور ایک دوزخ خدا تعالے بناتا ہے جو دوزخ خدا تعالیٰ بناتا ہے وہ اس کی ناراضگی پر دلالت کرتی ہے اور جو دوزخ انسان خود اپنے نفس کو کچلنے کیلئے تیار کرتا ہے۔ (اگرچہ وہ ظاہر میں دوزخ معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اصل میں وہ جنت ہوتی ہے) وہ خدا تعالے کی ناراضگی پر دلالت نہیں کرتی بلکہ انسان خدا تعالے کو راضی کرنے کے لئے خود اپنے اوپر اسے وارد کر لیتا ہے۔

مثلاً ایک انسان رات کو اٹھتا ہے اپنے آرام کو خراب کرتا ہے۔ دوسرے لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ نیند کے مزے لے رہے ہوتے ہیں۔ بستروں میں آرام کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ اٹھتا ہے۔ اپنے آرام کی پروا نہیں کرتا۔ نیند کو خراب کرتا ہے تکلیف اٹھاتا ہے اور خدا تعالے کی عبادت کرتا ہے۔ یا لوگ روپیہ جمع کرتے ہیں مگر یہ اپنے مال کو خدا تعالے کی راہ میں لٹاتا ہے اس کی رضا حاصل کرنے کیلئے اس کی راہ میں

(باقی صفحہ ۷ پر)

# قادیان میں یوم تحریک جدید کی تقریب پر جلسہ

از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی دار المسیح قادیان

قادیان ۲ ستمبر۔ آج صبح ۷½ تا ۱۰½ بجے مسجد اقصیٰ میں یوم "تحریک جدید" کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی مختصر روئداد درج ذیل ہے:۔

یہ جلسہ ٹھیک ساڑھے سات بجے صبح حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں شروع ہوا۔ صاحب صدر نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت اور چند افتتاحی کلمات کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ کا پیغام (مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۲۹ اگست) پڑھ کر سنایا۔ جس میں ایک خاص درد اور اثر تھا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے "تحریک جدید کی اصل غرض و غایت اور اہمیت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ تحریک جدید کی اصل غرض احیائے اسلام ہے اور یہ تبھی پوری ہو سکتی ہے۔ جب ہم میں سے ہر احمدی اپنی جان و مال کو سلسلہ کے لئے وقف کر دے۔ اس کے بعد مولوی محمد حفیظ صاحب مولوی فاضل نے "بیرونی ممالک میں تحریک جدید کے ذریعہ تبلیغ" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ ہر شخص کے اندر طبعی طور پر ہمدردی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ اور جب کوئی کسی مفلوک الحال اور بے یار و مددگار زخمی کی آہیں اور چیخ و پکار سنتا ہے۔ تو اس کا یہ طبعی جذبہ حرکت میں آجاتا ہے۔ اور وہ اس کی فی الواقع مدد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح جب اسلام ہر ملک میں گویا مفلوک الحال اور اغیار کے پے در پے حملوں سے چور چور ہو رہا تھا۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ تحریک جدید کا قیام ہوا۔ اور حضور نے مخلصین جماعت سے جان و مال کے وقف کا مطالبہ فرمایا۔ جس پر مخلصین کی ایک بڑی تعداد نے لبیک کہا۔ اور آج تحریک جدید کے ذریعہ دنیا کے ہر حصے میں ہمارے نوجوان علماء اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں وقف کر کے اسلام کی مدد کو پہنچ چکے ہیں۔ . . . .

تحریک جدید کے ذریعہ بیرونی ممالک میں تبلیغ کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا۔ کہ گذشتہ فسادات کے موقعہ پر جب قادیان کو خطرہ لاحق ہوا۔ تو دنیا ۔۔۔ نے سے حکومت کے پاس تاریں پہنچیں۔ کہ یہ ہمارا مر ۔۔۔ کز ہے۔ اور ہمارا اس کے ساتھ روحانی تعلق ہے۔ اس کی حفاظت کا انتظام کیا جائے۔ گویا تحریک جدید کے ذریعہ ہمارا جماعت کو خدا تعالےٰ کے فضل سے بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو گئی۔ اور آج ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیائے احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے "سادہ زندگی اور ہاتھ سے کام کرنا" کے موضوع پر تقریر کی اور اس کی اہمیت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات سے واضح کی۔ آپ نے بتایا کہ یہی وہ اصل ہے جس پر عمل کر کے ہماری جماعت سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ مالی مدد کر سکتی ہے۔ ہمارے دلوں میں مالی قربانی کا کتنا ہی جذبہ کیوں نہ ہو جب تک ہم تعیش کے سامانوں سے کنارہ کش ہو کر روپیہ نہ بچائیں۔ ہم اپنے اس جذبہ کی تکمیل نہیں کر سکتے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض روایات بیان کر کے بتایا کہ حضور علیہ السلام نے خود اپنے گھر میں کئی بار برتن اپنے ہاتھ سے مانجھے ہیں۔ بلکہ ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی گھر کے بعض کام اپنے ہاتھ سے کرتے ہیں۔ سو ہاتھ سے کام کرنے سے عار نہیں ہونی چاہیئے۔ اور اپنے اوقات کو لغویات میں ضائع ہونے سے بچانا چاہیئے۔

اس کے بعد مولوی مبارک علی صاحب واقف زندگی نے "وقف زندگی" کے موضوع پر تقریر کی اور بیان کیا۔ کہ کوئی جماعت خواہ وہ سیاسی ہو یا مذہبی بغیر قربانی کے ترقی نہیں کر سکتی۔ اور خدا تعالےٰ کی مدد اور نصرت بھی قربانی کرنے والوں کے لئے ہی آتی ہے تحریک جدید میں وقف زندگی کوئی نئی چیز نہیں بلکہ یہ وہی چیز ہے جس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عمل کیا۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں کوئی معین پروگرام مرتب نہ ہوا تھا۔ اور اب اس کا باقاعدہ پروگرام مرتب ہو چکا ہے۔ تحریک جدید کے جس قدر بھی مطالبات ہیں۔ ان پر عمل کر کے ہم نہ صرف دین اسلام کے احیاء میں حصہ لے کر اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے مورد بن سکتے ہیں۔ بلکہ یہ عمل خود ہماری اپنی زندگیوں میں نیک تغیر اور ہمارے معاشرہ میں آسانیاں اور سہولتیں پیدا کرنے کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ اور ہم بے جا تصنع اور تفاخر سے نجات پا سکتے ہیں۔ جو ہر قسم کے مالا یطاق امور کے بواعث ہیں

اس کے بعد مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بی اے نے "تحریک جدید کے مطالبات اور امانت فنڈ" کے موضوع پر اپنی لکھی ہوئی تقریر پڑھ کر سنائی۔

آخری تقریر "دعا" کے موضوع پر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ تحریک جدید کے تمام مطالبات میں سب سے زیادہ آسان اور سب سے زیادہ مؤثر دعا کا مطالبہ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ الٰہی جماعتیں جو ابتداء میں دنیاوی طور پر بے سرو سامان ہوتی ہیں ان کی درد دل سے کی ہوئی دعائیں ہی اس کمی کو پورا کرتی ہیں۔ اور انہیں بام عروج پر پہنچا دیتی ہیں۔

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں جلسہ کے منتظمین کو اس طرف توجہ دلائی کہ تحریک جدید کے ستائیس مطالبات میں سے صرف چند مطالبات پر تقریریں ہوئی ہیں۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ تمام مطالبات کو مقررین میں تقسیم کر دیا جاتا۔ اور مختصراً سب پر روشنی ڈالی جاتی۔

صاحب صدر نے درویشوں کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی طرف توجہ دلائی۔ جس میں حضور نے درویشوں کے زمانہ درویشی کے لئے ایک خاص لائحہ عمل بیان فرمایا۔ آپ نے فرمایا ہم میں سے ہر ایک درویش کو اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے کہ اس نے کس حد تک حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد پر عمل کیا ہے۔ اور ہمیں اپنی کمزوریوں کو ترک کر کے اپنی ذمہ داری کو نباہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جلسہ کے لئے مسجد کے صحن میں سائبان لگائے گئے تھے۔ لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ حاضری اڑھائی صد کے قریب تھی۔

# چندہ حفاظت مرکز سو فی صدی پورا کرنیوالوں کی فہرست

جن احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فی صدی پورے کر دیئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کو جزاء خیر دے اور دیگر احباب کو بھی ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔

| اسماء گرامی وعدہ پورا کرنے والوں کے | روپے | آنے | پائی |
| --- | --- | --- | --- |
| چوہدری محمد شریف صاحب وکیل امیر جماعت احمدیہ منٹگمری شہر | ۵۰۰ | ۰ | ۰ |
| طالع مند صاحب منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات | ۲۴ | ۰ | ۰ |
| چوہدری سردار محمد صاحب چک ۳۷-۳۶ ضلع منٹگمری | ۲۰۰ | ۰ | ۰ |
| میر محمد بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ | ۴۰۵ | ۰ | ۰ |
| طاہرہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلولپور ضلع سیالکوٹ | ۴۰ | ۰ | ۰ |
| چوہدری محمد حسین صاحب کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ حال ربوہ ضلع جھنگ | ۵۰ | ۰ | ۰ |
| ماسٹر غلام محمد صاحب صوبہ ڈیرہ سندھ | ۳۶ | ۰ | ۰ |
| محمد ابراہیم صاحب " | ۱۰ | ۰ | ۰ |
| شیخ عبدالکریم صاحب سابق قصور حال بہاولنگر | ۴۰ | ۰ | ۰ |
| چوہدری محمد یوسف صاحب گوٹھ محمد بوٹا صاحب چک ۲۷۰ الف سندھ | ۷۲ | ۰ | ۰ |
| حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد یوسف صاحب " " " | ۸ | ۰ | ۰ |
| محمد شریف صاحب ای اے سی سابق محلہ دارالانوار حال لاہور | ۳۲۵ | ۰ | ۰ |
| میاں غلام محمد صاحب اختر اسسٹنٹ پرسنل آفیسر گنج مغلپورہ لاہور | ۱۰۰۰ | ۰ | ۰ |
| امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی دفتر آبادی ربوہ ضلع جھنگ | ۳ | ۰ | ۰ |
| صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ربوہ ضلع جھنگ | ۱۵ | ۰ | ۰ |
| عبدالرزاق صاحب کلاتھ مرچنٹس ملتان شہر | ۵۰ | ۰ | ۰ |
| عبدالستار۔ عبدالرحیم۔ عبدالمجید صاحبان، اہلیہ عبدالرحیم صاحب رقیہ بیگم زوجہ عبدالمجید صاحب کرونڈی سندھ | ۱۳۳ | ۰ | ۰ |
| محمد شریف و محمد صادق صاحب کرونڈی۔ سندھ | ۷۴ | ۰ | ۰ |
| نواب دین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " " | ۱۶ | ۰ | ۰ |
| اسمٰعیل ولد محمد بخش صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " | ۲۱ | ۴ | ۰ |
| بابا فضل دین صاحب سرگودہا شہر | ۱۶ | ۰ | ۰ |
| شیخ محمد سمیع صاحب " " | ۵۰ | ۰ | ۰ |
| ملک ہدایت اللہ خاں صاحب خوشاب ضلع سرگودہا | ۲۴ | ۰ | ۰ |
| محمد حیات صاحب " " " | ۶ | ۰ | ۰ |
| بابو بشارت احمد صاحب " " " | ۴۰ | ۰ | ۰ |
| مستری فضل دین صاحب " " " | ۳ | ۰ | ۰ |
| میاں محمد صاحب " " " | ۵ | ۰ | ۰ |
| میاں علی محمد صاحب " " | | | |

# نائیجیریا میں آزادی کی تحریک اور سیاسی تبدیلیاں

(از مکرم نسیم سیفی صاحب لیگوس)

اگرچہ کسی ملک کی سیاست سے پوری دلچسپی تو اس ملک کے باشندوں ہی کو ہو سکتی ہے۔ لیکن اس زمانہ میں جبکہ ہر ملک کی سیاست دوسرے ممالک پر کسی نہ کسی رنگ میں اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ہر ملک کے باشندوں کو دوسرے ممالک کی سیاست سے کسی قدر لگاؤ ہو گیا گیا ہے۔ اور وہ ہمیشہ یہ جاننا چاہتے ہیں۔ کہ دوسرے ممالک میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اور اس کے کیا نتائج نکل رہے ہیں۔ اس بات کے پیش نظر میں نائیجیریا میں اپنے پہلے قیام کے دوران میں وہاں کی تحریک آزادی کے متعلق کا ہے گاہے ناظرین الفضل کی خدمت میں بعض ضروری امور پیش کرتا رہا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے سلسلہ کے دوست نہ صرف اس رنگ میں مختلف ممالک کی سیاست سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ بلکہ ان کی دلچسپی کا باعث یہ بھی ہے۔ کہ ہر ملک میں احمدیت کی ترقی اور اس ملک کی سیاست کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اور ہر احمدی دوست جاننا چاہتا ہے کہ جہاں جہاں احمدیت کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ وہاں کے لوگوں کی زندگی کس روش پر گامزن ہے۔ وہ معاشرت، اقتصادیات اور سیاست میں کس منزل تک پہنچ چکے ہیں۔ اور ان کی مزید ترقیات کے کیا امکان ہیں آخر ہم ان ملکوں میں چند ایک نفوس کو احمدی بنا کر تو مطمئن نہیں ہو سکتے۔ ہماری غرض تو یہ ہے۔ کہ ان ممالک میں بسنے والا ہر شخص احمدیت کی روشنی سے منور ہو۔ اور جلد از جلد حلقہ بگوش احمدیت ہو جائے۔ اس غرض کی تکمیل کا خیال ہماری توجہ کو اس طرف مبذول کرا دیتا ہے۔ کہ آخر کار ان تمام ممالک کی سیاست احمدیوں کے ہاتھ میں آنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دن کو قریب سے قریب تر کر دے۔ آمین

## پرانی کانسٹی ٹیوشن

میں نے اپنے ایک گذشتہ مضمون میں رچرڈز کانسٹی ٹیوشن کا ذکر کیا تھا۔ یہ کانسٹی ٹیوشن ۱۹۴۷ء میں اس وقت کے گورنر رچرڈز نے تیار کی تھی۔ چنانچہ اسی کے نام سے موسوم ہوئی۔ اس وقت میں نے اسے "نئی کانسٹی ٹیوشن" کہا تھا۔ لیکن اب جب کہ اس پر نظر ثانی ہو چکی ہے۔ اس کو پرانی کانسٹی ٹیوشن کہہ کر ایک دو ضروری امور بیان کرتا ہوں۔

پرانی کانسٹی ٹیوشن کی تیاری کے وقت نائیجیریا کے لوگوں کو اس بات کا قطعاً علم نہ تھا۔ کہ کوئی کانسٹی ٹیوشن دار الحکومت میں تیار کی جا رہی ہے۔ چنانچہ جب یہ کانسٹی ٹیوشن تیار ہو کر نافذ ہو گئی۔ تو لوگوں کو سب سے پہلا اعتراض یہ تھا کہ اس کی تیاری میں لوگوں سے مشورہ نہیں لیا گیا چنانچہ یہاں کی نیشنلسٹ پارٹی (جس کا نام نیشنل کونسل آف نائیجیریا اینڈ کیمرون ہے اور جسے میں آئندہ آسانی کے لئے صرف نیشنل کونسل کہوں گا) نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔ اور شروع شروع میں اس کا بائیکاٹ بھی کیا۔ اگرچہ بعد میں انتخاب لڑ کر اس کی کونسلوں میں پہنچ گئے۔ ان کا بدلا ہوا نظریہ یہ تھا۔ کہ کونسلوں میں جا کر زیادہ آسانی سے اس کانسٹی ٹیوشن کو بدلا جا سکتا ہے۔

یہ کانسٹی ٹیوشن درحقیقت ایک دس سالہ پروگرام تھا لیکن اس کے ساتھ یہ شرط بھی لگا دی گئی کہ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو اس پر دس سال سے قبل کسی وقت نظر ثانی کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ اس کانسٹی ٹیوشن کو ابھی نافذ ہوئے تین سال ہی گذرے تھے۔ کہ نئے گورنر نے اس پر نظر ثانی کا حکم دے دیا۔ اس عرصہ میں نیشنل کونسل کا ایک وفد احتجاج کے سلسلہ ہی میں انگلستان سے ہو آیا تھا۔ اب جب کہ نظر ثانی کا حکم دیا گیا۔ تو نیشنل کونسل والوں نے اسے اپنے احتجاج کا نتیجہ قرار دیا۔ اور ساتھ ہی یہ کہنا شروع کیا۔ کہ پرانی کانسٹی ٹیوشن اگر خراب نہ ہوتی۔ تو بھلا اتنی جلدی نظر ثانی کی کیا ضرورت تھی۔ اس کے خلاف حکومت نے یہ نظریہ پیش کیا کہ پرانی کانسٹی ٹیوشن اس قدر اچھی تھی۔ کہ جو ترقی عام حالات میں کئی سالوں میں ہو سکتی تھی۔ وہ صرف تین ہی سالوں میں حاصل کر لی گئی۔ اور یہ ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ اس ترقی یافتہ حالت کے مطابق نئی کانسٹی ٹیوشن تیار کی جائے۔ بہرحال دونوں کا اپنا اپنا خیال ہے۔

## کانسٹی ٹیوشن پر نظر ثانی

پہلی غلطی کا اعادہ نہ کرنے کے لئے کانسٹی ٹیوشن پر نظر ثانی کرنے کی دعوت سارے نائیجیریا کو دی گئی۔ حکومت نہ چاہتی تھی۔ کہ اس دفعہ بھی یہ لوگ یہ اعتراض کریں۔ کہ اس جمہوریت کے زمانے میں لوگوں کے مشورے کے بغیر کانسٹی ٹیوشن ان پر ٹھونس دی جاتی ہے۔ چنانچہ سارے ملک کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے ایک خاص انتظام کے ماتحت ان کو اس کانسٹی ٹیوشن پر نظر ثانی کرنے کے لئے کہا گیا۔ بظاہر یہ تجویز نہایت قابل اطمینان معلوم ہوتی ہے۔ لیکن نیشنل کونسل نے پھر اعتراض کیا۔ کہ اگر مشورہ کرنے والی مجلسیں حکومت کے افسروں (انگریز) کی صدارت میں نظر ثانی کریں گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو اس نظر ثانی میں یقیناً بہت سا حصہ اگر سارے کا سارا نہیں تو انگریزوں ہی کے دماغ کا ہو گا۔ نائیجیریا کے لوگ صحیح مشورہ نہ دے سکیں گے۔ تو پھر اس نظر ثانی کے کیا معنی؟

لیکن بہرحال اس انتظام کے ساتھ سارے نائیجیریا میں اس کانسٹی ٹیوشن پر نظر ثانی کی گئی۔

## نئی کانسٹی ٹیوشن

نظر ثانی کے بعد اس کانسٹی ٹیوشن (اب ہم اسے نئی کانسٹی ٹیوشن کہہ سکتے ہیں) کو دفتر نو آبادیات انگلستان میں منظوری کے لئے بھیجا گیا تھا۔ چنانچہ چند ہی روز ہوئے کہ اس کی منظوری ملک معظم کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ لیکن جو مسودہ یہاں سے ارسال کیا گیا تھا۔ اس میں اور منظور شدہ میں کافی فرق ہے۔ گورنر کے حقوق اس قدر زیادہ ہیں کہ نیشنلسٹوں کا خیال ہے۔ کہ افریقی وزراء ان حالات میں زیادہ مفید کام نہ کر سکیں گے۔

یہاں یہ بیان کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملک معظم کی منظوری اور کانسٹی ٹیوشن کی اشاعت میں تاخیر ہوتے دیکھ کر نیشنل کونسل نے سیکرٹری نو آبادیات کو ایک تار ارسال کیا تھا۔ منظوری اور اشاعت اس تار کے چند ہی روز بعد عمل میں آگئیں اگرچہ نیشنل کونسل کے مخالفین اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ منظوری اور اشاعت آخر ہونی ہی تھی نیشنل کونسل کی تار بے فائدہ تھی۔ لیکن اس سے اتنا ضرور پتہ چلتا ہے۔ کہ نیشنل کونسل سیاست کی چالوں سے خوب بہرہ ور ہے۔

اب کچھ اس کانسٹی ٹیوشن کے متعلق سنئے۔ اس کانسٹی ٹیوشن کی رو سے نائیجیریا کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائیگا۔ شمالی حصہ۔ مشرقی حصہ اور مغربی حصہ۔ سارے نائیجیریا کے انتظام کے لئے ایک گورنر ہو گا۔ اور تینوں حصوں میں ایک ایک لفٹیننٹ گورنر۔ مغربی حصہ اور شمالی حصوں میں ایک ایک ہاؤس آف چیفس اور ایک ایک ہاؤس آف اسمبلی ہو گا۔ مشرقی حصہ میں ایک ہاؤس آف اسمبلی ہو گا۔ یعنی ہاؤس آف چیفس نہ ہو گا۔ بلکہ صرف ایک ہی ہاؤس ہو گا۔ جو ہاؤس آف اسمبلی کے نام سے موسوم ہو گا۔

ان تینوں حصوں کے الگ الگ ہاؤسز کے علاوہ مرکز میں ایک مرکزی لیجسلیچر ہو گی جس کا نام ہاؤس آف ریپریزنٹیٹو (House of Represetatives) ہو گا۔ اس کے لئے تینوں حصوں کے وزراء میں سے نمائندگان منتخب کئے جایا کریں گے۔

# تجارتی روپیہ پر منافع لینا

مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ظہر کے وقت ایک صاحب کی خاطر حضرت حکیم الامۃ نے ایک مسئلہ حضرت اقدس مسیح موعود سے دریافت کیا۔ کہ یہ ایک شخص ہیں جن کے پاس بیس بائیس ہزار روپیہ کے قریب موجود ہے۔ ایک سکھ ہے وہ ان کا روپیہ تجارت میں استعمال کرنا چاہتا ہے۔ اور ان کے اطمینان کے لئے اس نے تجویز کی ہے۔ کہ یہ روپیہ بھی اپنے قبضہ میں رکھیں لیکن جس طرح وہ ہدایت کرے۔ اسی طرح پر ایک شئی خرید کر جہاں کہے وہاں روانہ کریں۔ اور جو روپیہ آوے وہ امانت رہے۔ سال کے بعدوہ سکھ دو ہزار چھ سو روپیہ ان کو منافع دیدیا کرے گا۔ یہ اس غرض سے یہاں فتویٰ دریافت کرنے آئے ہیں کہ یہ روپیہ جو ان کو سال کے بعد ملیگا۔ اگر سود نہ ہو۔ تو شراکت کر لی جائے۔

اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ چونکہ انہوں نے خود بھی کام کرنا ہے۔ اور ذاتی محنت کو دخل ہے۔ اور وقت بھی صرف کریں گے۔ اس لئے ہر ایک شخص کی حیثیت کے لحاظ سے اس کے وقت اور محنت کی قیمت ہوا کرتی ہے۔ سو دس دس ہزار اور دس دس لاکھ روپیہ لوگ اپنی محنت اور وقت کا معاوضہ لیتے ہیں۔ لہٰذا میرے نزدیک تو یہ روپیہ جو ان کو وہ دیتا ہے۔ سود نہیں ہے۔ اور میں اس کے جواز کا فتویٰ دیتا ہوں۔ سود کا لفظ تو اس روپیہ پر دلالت کرتا ہے۔ جو مفت بلا محنت کے (صرف روپیہ کے معاوضہ میں) لیا جاتا ہے۔ اب اس ملک میں اکثر مسائل زیر و زبر ہو گئے ہیں۔ کل تجارتوں میں ایک نہ ایک حصہ سود کا موجود ہے۔ اس لئے اس وقت نئے اجتہاد کی ضرورت ہے (البدر یکم نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۰ والحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱ (فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۲)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواست دعا:۔ یوسف علی صاحب پرچ انسپکٹر کوپل سے لوہا گرنے سے سر میں سخت چوٹ آئی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

# فہرست وصولی چندہ خاص از جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی طرف سے نقد وصول شدہ رقوم چندہ خاص کی دوسری مکمل فہرست بغرض اطلاع و دعا کے لئے شائع کی جارہی ہے۔

ہندوستان کی جماعت کے وعدہ جات کی وصولی بھی قابل افسوس ہے۔ لیکن چندوں کی وصولی کی رفتار تو نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ تعمیر چاردیواری کا کام عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ اور اس کے لئے اخراجات کی فوری ضرورت درپیش ہے۔ مگر جس رفتار سے ہندوستان کی جماعتوں کی طرف سے وصولی ہو رہی ہے۔ اس پر انحصار کرتے ہوئے کام شروع کرنے میں لازماً تاخیر واقع ہوگی۔ اس وقت تک وعدوں کا ½ حصہ وصول ہوا ہے۔ سکرٹریان مال کا فرض ہے۔ کہ اپنے اپنے حلقہ کے وعدوں کی وصولی کی طرف خاص توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ تا کمی فنڈ کی وجہ سے تعمیر کے کام میں روکاوٹ پیدا نہ ہو۔

(ناظر بیت المال قادیان)

| نمبر شمار | اسماء معطی صاحبان مع پتہ | رقم |
| --- | --- | --- |
| (۱) | صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان | ۸-۴-۰ |
| (۲) | ڈاکٹر بشیر احمد صاحب احمدیہ ہسپتال قادیان | ۲۳-۴-۰ |
| (۳) | ظہور احمد صاحب گجراتی قادیان | ۲-۰-۰ |
| (۴) | حلیمہ بی بی صاحبہ کیرنگ اڑیسہ | ۲۰-۰-۰ |
| (۵) | غلام محمد صاحب ناسنور کشمیر | ۵-۰-۰ |
| (۶) | صدر صاحب حلقہ ناصر آباد قادیان | ۱۶-۸-۰ |
| (۷) | محصل صاحب حلقہ اقصیٰ 〃 | ۱۰-۰-۰ |
| (۸) | غلام محمد صاحب یاڑی پورہ | ۷-۰-۰ |
| (۹) | بشیر احمد صاحب خادم صالح نگر یو۔پی | ۳-۰-۰ |
| (۱۰) | عبدالمجید صاحب جمشید پور | ۱۳-۱۲-۰ |
| (۱۱) | جماعت احمدیہ خیریت آباد | ۴-۵-۰ |
| (۱۲) | سیٹھ محمد اعظم صاحب جماعت یادگیر | ۱۰-۰-۰ |
| (۱۳) | محصل صاحب حلقہ مبارک قادیان | ۱۱-۰-۰ |
| (۱۴) | معین الدین صاحب کیرنگ | ۱۶-۰-۰ |
| (۱۵) | ماسٹر قمر علی صاحب سمبل پور | ۴-۰-۰ |
| (۱۶) | مہرالنساء صاحبہ ڈبروگڑھ آسام | ۲۰-۰-۰ |
| (۱۷) | میر غلام محمد صاحب شورت کشمیر | ۹-۸-۰ |
| (۱۸) | سید صمصام علی صاحب | ۰-۸-۰ |
| (۱۹) | محمد ابراہیم صاحب وینگورلا | ۵۰-۰-۰ |
| (۲۰) | عبداللطیف صاحب سرداز نگر یو۔پی | ۲-۰-۰ |
| (۲۱) | محمد صادق صاحب جماعت امروہہ | ۰-۴-۰ |
| (۲۲) | عبدالسبحان صاحب رائے چور | ۳-۰-۰ |
| (۲۳) | عبدالحلیم صاحب بھاگلپور | ۴۳-۶-۰ |
| (۲۴) | تقدیر احمد صاحب احمد آباد گجرات | ۲-۰-۰ |
| (۲۵) | عبدالسلام صاحب پوری | ۱-۰-۰ |
| (۲۶) | جماعت احمدیہ سکندر آباد دکن | ۸۶-۴-۰ |
| (۲۷) | جماعت احمدیہ نند گڑھ | ۱۱-۱۲-۰ |
| (۲۸) | محمد خلیل صاحب بیج باڑہ کشمیر | ۱۲-۰-۰ |
| (۲۹) | سید غلام محمد صاحب سونگڑہ | ۵-۰-۰ |
| (۳۰) | قریشی حبیب احمد صاحب بریلی | ۲-۰-۰ |
| (۳۱) | سید احمد صاحب وکیل رام پور | ۵-۰-۰ |
| (۳۲) | محصل صاحب حلقہ اقصیٰ | ۱۳-۴-۰ |
| (۳۳) | شیخ عبدالحق صاحب بمبئی | ۱۷-۱۲-۰ |
| (۳۴) | عبدالمجید صاحب جمشید پور | ۵-۱۰-۰ |
| (۳۵) | جماعت دہلی | ۵۰-۰-۰ |
| (۳۶) | جماعت بھدرواہ | ۵۱-۰-۰ |
| (۳۷) | ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب | ۵-۰-۰ |
| (۳۸) | جمیلہ خانم صاحبہ بھاگلپور | ۱۰-۰-۰ |
| (۳۹) | مصاحب خاں صاحب نرگاؤں | ۴-۴-۰ |
| (۴۰) | سیٹھ محمد اعظم صاحب خیریت آباد حیدر آباد | ۷۳-۰-۰ |
| (۴۱) | جماعت احمدیہ یادگیر دکن | ۱۴-۹-۰ |
| (۴۲) | میر غلام محمد صاحب باندی پورہ کشمیر | ۳-۶-۰ |
| (۴۳) | خواجہ غلام محمد صاحب ناسنور 〃 〃 | ۱۵-۱۴-۰ |
| (۴۴) | عملہ دیہاتی مبلغین | ۲۰-۸-۰ |
| (۴۵) | مرکزی مبلغین | ۵-۰-۰ |
| (۴۶) | ڈاکٹر بشیر احمد صاحب احمدیہ ہسپتال قادیان | ۲۳-۴-۰ |
| (۴۷) | صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب | ۴۰-۰-۰ |
| (۴۸) | عبدالقادر صاحب کوٹا | ۳۰-۰-۰ |
| (۴۹) | کریم الدین صاحب ندھن آگرہ | ۵-۰-۰ |
| (۵۰) | میر غلام محمد صاحب یاڑی پورہ کشمیر | ۶-۸-۰ |
| (۵۱) | معین الدین صاحب کیرنگ | ۶-۰-۰ |

(باقی)



## قیمت اخبار جلد سے جلد بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں

جن احباب کی قیمت ستمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے۔ اُن کی فہرست اخبار الفضل مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۵۱ء میں چھپ چکی ہے۔

بعض احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر آنی شروع ہوگئی ہے۔ بعض احباب ابھی بھجوانے کی فکر اور کوشش میں ہیں۔ جو احباب وی پی کے انتظار میں ہوں اُنکی خدمت میں عرض ہے کہ وی پی کی انتظار نہ کریں قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اگر وقت کے اندر اندر ان کی طرف سے قیمت نہ آئی۔ تو پرچہ ان کی خدمت میں تا وصولی قیمت نہیں بھجوایا جائے گا۔ وی پی کے ذریعہ قیمت دیر سے ملتی ہے۔ بعض دفعہ دیر کا عرصہ سالوں کا بھی ہوتا ہے۔ ڈاکخانہ میں چالیس ۴۵ پنتالیس ۴۵ وی پی کی رقم ۴۸ء سے پھنسی ہوئی ہے۔

بقیہ صفحہ ۴

اسے خرچ کرتا ہے۔ اور اپنے آپ تکلیف میں ڈالتا ہے یا یہ رونے دکھتا ہے۔ دوسرے لوگ عیش کی زندگی گذارتے ہیں۔ مچھلی کے کباب اڑاتے ہیں۔ مرغے اڑاتے ہیں۔ برف والا پانی پیتے ہیں۔ لیکن یہ اپنے اوپر پانی بھی حرام کر دیتا ہے۔ اور سارا دن کچھ نہیں کھاتا یہ دوزخ ہے یا نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین۔۔۔۔۔۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جتنا زیادہ کسی کو خدا تعالیٰ سے پیار ہوگا۔ اتنی ہی زیادہ دنیا میں تکلیفیں اٹھائے گا"

(تفسیر کبیر صـ۳۲۲ جلد ششم جزو چہارم حصہ سوم)

پس آنحضرت صلعم نے مومنوں کی زندگی کو "سجن" سے تشبیہہ دے کر انہیں یہ بتلا دیا ہے۔ کہ مومنوں کو زندگی کے ساتھ تکالیف دکھ اور ابتلاء وابستہ ہیں۔

باقی آئندہ

## نماز کے آگے سے گذرنا گناہ ہے

بعض لوگ نماز کے واسطے پیچھے آتے ہیں۔ اور پیچھے آنے والے ان کے کندھوں پر سے پھاند کر آگے سے گذرتے ہیں ایسا کرنا بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ اگر تم اس کے نقصان سے واقف ہوتے تو چالیس سال تک کھڑا رہنا منظور کرتے۔ مگر نمازی کے آگے سے نہ گذرتے

(فتاویٰ احمدیہ صـ۳۱)

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو معلوم ہوتا کہ اس پر کیا وبال آئے گا۔ تو چالیس سال کھڑا رہنا بہتر خیال کرتا۔ اور آگے سے نہ گذرتا۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

## درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ کی ۱۶/۱۲ دن سے آنکھیں دکھتی ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماویں

(سردار محمد رام نگر لاہور)

# مکرم ملک عمر علی صاحب کی ممالک عربیہ میں آمد

## جماعت احمدیہ دمشق اور بیروت کی طرف سے خیر مقدم

(از مکرم نائب وکیل التبشیر صاحب)

مکرم مرزا رشید احمد صاحب چغتائی اپنے حالیہ خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

"مکرم ملک عمر علی صاحب مورخہ ۲۴ جولائی کو کراچی سے روانہ ہو کر اسی دن بعد دوپہر بیروت پہنچ گئے۔ جہاں سے بذریعہ کار آپ دمشق تشریف لائے۔ یہاں آپ نے قریباً ایک ہفتہ قیام فرمایا اس عرصہ میں جماعت کے دوستوں کے علاوہ ملک کے بعض ممتاز شخصیتوں سے بھی آپ ملے۔ بعض احباب جن سے آپکی مؤتمر اسلامی کے موقعہ پر کراچی میں ملاقات ہو چکی تھی۔ ان سے آپ کی دوبارہ ملاقات دونوں جانب ہی بہت مسرت کا موجب ہوئی

اس عرصہ قیام میں جماعت کے بعض احباب نے انفرادی رنگ میں آپ کا خیر مقدم کیا۔ نیز ایک اجتماعی دعوت آپ کے اعزاز میں جماعت کی طرف سے مکرم الحاج بدر الدین الحصنی صاحب کے مکان پر (جہاں آپ فروکش تھے) دی گئی۔ مکرم السید منیر الحصنی صاحب نے اپنے معزز بھائی کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ مکرم ملک صاحب نے اپنے جواب میں بعض دیگر امور کے تذکرہ کے علاوہ دمشق میں مقیم فلسطین کے احمدی و دیگر پناہ گزین احباب کو بھی نہایت ہمدرد اور مؤثر الفاظ میں یاد فرمایا۔

دمشق کے بعد آپ بیروت کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں آپ کا ارادہ دو تین روز ہی قیام کا تھا۔ مگر جماعت کے اشتیاق کے پیش نظر آپ کا قیام ہفتہ بھر کے لئے ممتد ہو گیا۔

بیروت میں آپ کا قیام ملاقاتوں کے باعث بہت مصروف رہا۔ ملک کی بعض چیدہ شخصیتوں سے آپ ملے۔ جن میں سے خاص طور پر قابل ذکر ڈاکٹر عمر فروخ صاحب ہیں۔ جو ایک مشہور مصنف ہیں۔ اور اسلامیہ مقاصد کالج میں پروفیسر ہیں موتمر عالم اسلامی میں بھی آپ لبنانی وفد کے ممبر تھے۔ اور محترم ملک صاحب سے کراچی میں مل چکے تھے۔ دوسری دفعہ کی یہ ملاقات مختلف رنگوں میں لطف کا باعث رہی۔ بعض احباب جو لنڈن میں ہماری مسجد دیکھ چکے تھے۔ انہوں نے نہایت تعریفی الفاظ میں جماعت کی اسلامی خدمات کا اعتراف ملاقات کے دوران میں مکرم ملک صاحب سے کیا۔

انفرادی دعوتوں کے علاوہ مکرم ملک صاحب کے اعزاز میں جماعت کی طرف سے ایک شاندار پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ جو مکرم الحاج حسین القزق (جو حال ہی میں جماعت میں شامل ہوئے ہیں) کے مکان پر دی گئی۔

جماعت کی طرف سے ایڈریس مکرم ابو توفیق السید محمد الصوری صاحب سیکرٹری مقامی جماعت نے پیش کیا۔ جس کے بعد خاکسار (رشید احمد) نے اپنے معزز بھائی کو خوش آمدید کہتے ہوئے مقامی جماعت کے ازدیاد ایمان کے لئے مکرم ملک صاحب کی بعض پُرخلوص خدمات اور قربانیوں کا ذکر کیا۔

لبنانی صحافت نے بھی آپ کا اعزاز نہایت عمدہ رنگ میں کیا۔ اخبار الزمان روزنامہ نے ملک صاحب کی فوٹو شائع کر کے آپ کی اسلامی غیرت اور تبلیغی شوق و جوش کا ذکر کیا۔ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور نیز چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسئلہ فلسطین کے ضمن میں عالم اسلامی کی جس احسن رنگ میں تائید کی۔ اور مدد کی۔ اس کا خاص طور پر تذکرہ کیا۔

اسی طرح اخبار الیوم نے بھی ملک صاحب کے تفصیلی تذکرہ کے ضمن میں یورپ بھر میں جماعت کی اسلامی خدمت۔ احمدیہ مسجد لنڈن۔ نیز ہالینڈ میں نئی مسجد کے ارادوں اور تیاریوں کا خاص طور پر ذکر کیا۔ نیز لکھا کہ یہ دونوں مساجد جماعت کی صرف عورتوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہیں۔

مورخہ ۹ اگست کو آپ لنڈن روانہ ہوئے۔ احباب جماعت نے ہوائی اڈہ پر دعاؤں کے ساتھ آپ کو رخصت کی۔

**معذرت** خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارا مکان دار الصدق ربوہ میں طیار ہو گیا۔ اور ہم اس میں آ گئے ہیں۔ آنکھوں میں موتیا بند کے سبب میں تو اس کے بنانے میں کوئی کام نہیں کر سکا۔ تمام کام میرے نسبتی بھائی عبد القدوس صاحب مالا باری نے کیا۔ جو نہایت محنت کے ساتھ رات دن اس کام میں معروف رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ میں آنکھوں کے غبار کے سبب دوستوں کے خطوں کے جواب نہیں لکھ سکتا۔ لیکن سب کے واسطے دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ اللہ قبول فرمائے واللہ غفور رحیم۔ مفتی محمد صادق ۲ ستمبر ۱۹۵۱ء

# ڈاکٹر مصدق مجلس کا اعتماد حاصل کئے بغیر برطانیہ کو الٹی میٹم بھیج دینگے

تہران ۹ ستمبر آج ڈاکٹر مصدق نے مجلس میں اعلان کر دیا کہ میں مجلس سے اعتماد کا ووٹ حاصل کئے بغیر برطانیہ کو ۱۵ دن کا الٹی میٹم بھیجدوں گا۔ آپ نے کہا کہ برطانیہ ایران پر اقتصادی دباؤ ڈال کر اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اسے کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ کیونکہ برطانیہ سے زیادہ طاقتور ملک موقع کا منتظر ہے آپ نے کہا کہ برطانیہ کے ایجنٹ نہ صرف پارلیمنٹ بلکہ حکومت ایران میں بھی موجود ہیں۔

آج مجلس میں ۷۶ ارکان موجود تھے۔ اگرچہ آج کورم پورا ہو گیا تھا۔ لیکن اعتماد کا ووٹ منظور کرنے کے لئے کورم پورا نہ تھا۔ کیونکہ قاعدے کی رو سے تحریک اعتماد اس اجلاس میں پیش کی جا سکتی ہے۔ جس میں کم از کم ۸۷ ارکان موجود ہوں۔ لہذا ڈاکٹر مصدق نے اعلان کر دیا کہ وہ مجلس سے اعتماد کا تعاون حاصل کئے بغیر برطانیہ کو الٹی میٹم دے دیگے کہ وہ ۱۵ دن کے اندر اندر بات چیت شروع کرے ورنہ اباوان میں متعین برطانیہ کے باقی ماندہ عملے کی رہائش کے پرمٹ منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ یہ الٹی میٹم مسٹر ہیریمین کی وساطت سے دیا جائے گا۔

---

م وضاحت کر کے وہ برطانیہ کو مذاکرات پر آمادہ کریں گے۔ یہاں یہ بھی محسوس کیا جا رہا ہے کہ برطانیہ کو تیل کے مذاکرات شروع کر دیا ملک سے چلے جاؤ کے ۱۵ روزہ ایرانی الٹی میٹم سے حالات نازک شکل اختیار کرتے جا رہے ہیں

یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ اگر ایران نے رہائشی پرمٹ منسوخ کر دیئے تو برطانی باشندوں کو کیا ہدایات دی جائیں گی۔ اگرچہ لنڈن کی پالیسی یہ ہے کہ کارخانوں کی دیکھ بھال کے لئے جس قدر عملہ کی ضرورت ہے اسے واپس نہ بلایا جائے [illegible]

## کھال قربانی

عید الاضحیٰ کی قربانی کی کھالوں کا روپیہ بھی مرکز میں آنا چاہیئے احباب اپنی قربانی کی کھالوں کی قیمت حسب سابق مرکز میں بھیجیں۔ مقامی عہدہ داران کو چاہیئے کہ عجلت سے کام لیں۔ رقم کا کچھ حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنا ہو تو نظارت بیت المال سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ ترسیل زر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام پر ہو۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

# بھارت میں مسلمانوں کو ختم کرنے کی خطرناک مہم

ڈھاکہ۔ ۹ ستمبر۔ ۱۲ اپریل سے ۲ ستمبر تک مغربی بنگال آسام تریپورا اور بہار سے ۵ لاکھ ۰ ہزار مسلمان مشرقی پاکستان آئے۔ یہ مسلمان نہ صرف ہندو مہاسبھا اور راشٹریہ سیوک سنگھ بلکہ بھارت کی غیر مذہبی حکومت کے ذمہ دار افسروں کے ہولناک مظالم کی داستانیں سنا رہے ہیں۔ ان مسلمانوں کا بیان ہے۔ کہ ہندوستان کے شمال مشرقی صوبوں میں کوئی ایسا تہوار (خواہ وہ ہندوؤں کا ہو یا مسلمانوں) کا نہیں گذرتا جس میں فرقہ وار فساد نہ ہو۔ اور جس میں بے گناہ مسلمانوں کا خون بے دریغ نہ بہایا جاتا ہو بھارت کے بہت سے صوبوں میں مسلمانوں کی نسل کشی کی مہم زوروں پر ہے معمولی باتوں پر فرقہ وار فسادات برپا کرائے جاتے ہیں۔ اور آئے دن مسلمانوں کی بڑی تعداد جیلوں میں ڈال دی جاتی ہے۔

ان مسلمانوں کا بیان ہے کہ فرقہ وار فسادات کی اطلاعات سیاسی مقاصد کے پیش نظر اخباروں میں شائع نہیں ہونے دی جاتیں ۲۴ پرگنہ (مغربی بنگال) کے بشیر ہٹ نامی قصبے میں اس وقت بھی فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں۔ مسلح غنڈے مسلمانوں پر حملے کرتے ہیں ان کا مال و اسباب لوٹتے ہیں۔ اور مکانوں میں آگ لگا دیتے ہیں۔ تعجب یہ ہے کہ گرفتاریاں بھی مسلمانوں ہی کی ہوتی ہیں۔ یوپی میں مسلمانوں کی بہت سی مسجدوں پر ہندوؤں کا قبضہ ہے۔ اور وہاں مسلمانوں کے تمدن ان کے مذہب اور ان کی ثقافت کو نابود کرنے کی باقاعدہ مہم شروع کر دی گئی ہے۔

# ڈاکٹر مصدق برطانی قونصلخانے بند کر دیں گے

طہران۔ ۱۰ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ برطانیہ کی طرف سے تیل کے مذاکرات ختم کرنے کے جواب میں ممکن ہے کہ ڈاکٹر مصدق تمام برطانوی قونصل خانے بند کرنے کا حکم دیں گے

وزیر اعظم نے ایک نامہ نگار کو بتایا کہ انہوں نے بہر حالت میں برطانی باشندوں کے اخراج کا فیصلہ نہیں کیا اور انہیں لندن سے کسی "پیشکش" کی اب تک امید ہے۔ بظاہر وہ یہ امید کر رہے ہیں کہ اشتراکی سرگرمیوں کے خطرات کی [illegible]